20017 ـ سفر سے قبل نمازيں جمع كرنا

سوال

اگر ميں ہوائى جہاز كے ذريعہ سفر كروں اور فلائٹ كا وقت عصر كى نماز سے قبل دو بجے ہو اور ہوائى جہاز كسى اور ائرپورٹ پر بھى اترے گا، تو كيا ميرے ليے اپنے ہى شہر ميں عصر كو ظہر كے ساتھ جمع اورقصر كرنا جائز ہے؟

اگر ميں ايسا كروں تو كيا حكم ہے، اور صحيح عمل كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ :

اگر دوسرى نماز وقت كے اندر كرنے ميں كوئى حرج ہو تو مقيم شخص كے ليے نمازيں جمع كرنا جائز ہے، اور قصر كرنے سے جمع كرنا زيادہ اوسع ہے اس ليے مسافر كے علاوہ كوئى اور شخص قصر نہيں كرسكتا، ليكن اگر دوسرى نماز ادا كرنے ميں كوئى حرج اور تنگى ہوتى تو مقيم اور مسافر دونوں كے ليے جمع كرنا جائز ہے، چاہے وقت ميں يا جماعت كے ساتھ ہو يہ برابر ہے.

اس بنا پر اگر آپ كا ظن غالب يہ ہو كہ آپ سفر كى بنا پر نماز وقت كے اندر ادا نہيں كر سكيں گے تو آپ كے ليے عصر كى نماز مقدم كر كے اپنے شہر ميں ہى ظہر كے ساتھ ادا كرنا جائز ہے.

اور اگر ائرپورٹ آپ كى بستى اور شہر سے باہر تو آپ نماز قصر بھى كر سكتے ہيں، ليكن اگر آپ ائرپورٹ والے علاقہ كے رہائشى ہيں تو پھر نماز پورى ادا كريں قصر نہيں كر سكتے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

مسئلہ:

اگر كوئى انسان قصيم ميں ہو اور وہ ائرپورٹ جائے تو كيا وہ ائرپورٹ پر نماز قصر كرے گا ؟

جواب:

جی ہاں قصر کرےگا؛ کیونکہ اس نے اپنی بستی کی آبادی کراس کر لی ہے کیونکہ ائرپورٹ کے ارد گرد جتنی بھی بستیاں ہیں وہ ائرپورٹ سے علیحدہ ہیں لیکن جو شخص ائرپورٹ کے رہائشیوں میں سے ہو وہ ائرپورٹ پر نماز قصر نہیں کرے گا؛ اس لیے کہ اس نے اپنی بستی نہیں چھوڑی.

دیکھیں: الشرح الممتع (4 / 514).

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں بغیر کسی خوف اور سفر کے جمع کر کے پڑھائیں.

ابو زبیر کہتے ہیں میں نے سعید - یعنی ابن جبیر - سے دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا ؟

تو ان کا جواب تھا: میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی اسی طرح دریافت کیا تھا جس طرح آپ نے مجھ سے سوال کیا ہے، تو انہوں نے فرمایا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ وہ اپنی امت کو حرج اور مشکل میں نہ ڈالیں.

صحیح مسلم حدیث نمبر (705).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

قصر کا خاص کر سبب سفر ہے، اس لیے سفر کے علاوہ قصر نہیں ہو سکتی، لیکن جمع کا سبب ضرورت اور عذر ہے، چنانچہ جب اس کی ضرورت ہو تو لمبے سفر میں جمع اور قصر ہو سکتی ہے، اور اسی طرح بارش وغیرہ اور بیماری وغیرہ یا دوسرے اسباب کی بنا پر نماز جمع ہو سکتی ہے، کیونکہ اس کا مقصد امت سے حرج کا خاتمہ ہے.

دیکھیں: مجموع الفتاوی (22 / 293) طبع مجمع ملك فهد

واللہ اعلم .